ماہنامہ

تحریک جدید

ربوہ

اپریل ۱۹۶۶ء

شہادت ۱۳۴۵ ہش

خلافت لائبریری ربوہ

مکرم ومحترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ مغربی افریقہ کے دورہ کے دوران ابادان ، نائجیریا میں احمدیہ مسجد کا سنگ بنیاد رکھ رہے ہیں - تصویر میں مکرم مولینا نصیرالدین احمد صاحب اور مولوی محمد بشیر صاحب شاد بھی کھڑے ہیں -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Sahibzada Mirza Mubarak Ahmad, Vakil-i-A'la laying the Foundation Stone of the Ahmadiyya Mosque at Ibadan, Nigeria, during his recent tour of West Africa. The picture also shows Alhaj Maulana Nasir-ud-Din Ahmad, the Missionary-in-charge and Maulvi Mohammad Bashir Shad.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

رسالہ کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ

تحریک جدید

ربوہ

اپریل ۱۹۶۶ء

ایڈیٹر

نسیم سیفی

چندہ سالانہ :- ڈیڑھ روپیہ فی پرچہ ۱۵ پیسے

جملہ خط و کتابت بنام مینیجنگ ایڈیٹر ہونی چاہیئے

ترتیب

- ہماری منزل ۲
- کیمیا ۴
- جدائی (نظم) ۷
- شذرات ۸
- تحریک جدید کی خبریں ۱۱
- نائیجیریا میں تبلیغ اسلام ۱۲
- اشتہارات ۱۳

پبلشر :- عبداللطیف

مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت :- ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

دفاتر تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۲ | ماہنامہ تحریک جدید ربوہ | شمارہ ۴

شہادت ۱۳۴۵ھ ش — اپریل ۱۹۶۶ء

ہماری منزل

تحریک جدید کے سال اول اور نئے سال کے بجٹ کو دیکھ کر بلا خوف تردید یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک لمبا راستہ طے کر چکے ہیں۔ غیر از جماعت دوست بھی جب ہمارے بجٹ پر نظر دوڑاتے ہیں تو حیران رہ جاتے ہیں کہ یہ چھوٹی سی غریب جماعت اپنے اندر کس قدر قربانی کی روح رکھتی ہے اور اسلام کے نام پر کس طرح بے دریغ اپنا سب کچھ لٹا دینے کے لئے تیار رہتی ہے۔ لیکن ہماری منزل تو ابھی بہت دور ہے۔ ہمیں جو راستہ ابھی طے کرنا باقی ہے وہ بہت لمبا ہے اور اگر خدا تعالیٰ کا فضل ہمارے شامل حال نہ ہو تو ہم یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ وہ راستہ طے کرنے کی ہم میں قابلیت موجود ہے لیکن ہمیں اپنے قادر و توانا خدا پر بھروسہ ہے کہ وہ ہمیں منزل مقصود تک ضرور پہنچائے گا۔ اس بھروسہ کی بنیاد سب سے زیادہ اس بات پر ہے کہ یہ منزل ہمارے لئے ہمارے خدائے بزرگ و برتر ہی نے مقرر فرمائی ہے۔ یہ اسی کی تقدیروں میں سے ایک تقدیر ہے کہ اسلام غالب آکر رہے اور ادیانِ باطلہ کا ایسے رنگ میں قلع قمع ہو جائے کہ ان کے غلط کار پیرو پھر دنیا کو گمراہی کے راستے پر نہ ڈال سکیں۔ یہی ہماری آخری منزل ہے۔ دور۔ بہت دور۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے سہارے چلنے والوں کے لئے کچھ ایسی دور بھی نہیں۔ انقلاب آتے دیر نہیں لگتی لوگوں کے قلوب اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں اور اس کے فرشتے دنیا بھر میں آنے والے روحانی انقلاب کی تاریں ہلا رہے ہیں اور سوتے ہوؤں کو بیدار کر رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا:۔

"دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سکے۔" (تذکرۃ الشہادتین ص۵۳)

اس درخت کو بڑھتے اور پھولتے دیکھ کر ہی ایک معاند احمدیت نے کچھ عرصہ ہوا لکھا تھا:

"یہ تناور درخت ہو چلا ہے اس کی شاخیں ایک طرف چین میں اور دوسری طرف یورپ میں پھیلتی نظر آتی ہیں۔" (زمیندار ۹ اکتوبر ۱۹۳۲ء)

اپنی بعثت کی غرض بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ وہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ ان سب کو جو نیکی فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا ہوں۔" (الوصیت)

اس مقصد کے حصول کا ایک ذریعہ تحریک جدید ہے اور یہ تحریکِ جدید ہی ہے جس نے جماعت کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کہیں سے کہیں پہنچا دیا ہے۔ ہر فرد نے تحریک جدید میں حصہ لے کر اپنے لئے ایک فخر کا مقام پیدا کر لیا ہے۔ لیکن ابھی ہم نے بہت کچھ کرنا ہے۔ اس ترقی کے بہت سے زینے چڑھنے والے ہیں، ابھی قربانی کی بہت سی منازل طے کرنے والی ہیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"جہاں تک تحریک جدید کے کاموں کے چلانے کا سوال ہے جماعت نے اس معاملہ میں بے نظیر قربانی پیش کی ہے اور ہر قربانی کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ انسان کو آئندہ اس سے بڑھ کر قربانی کرنے کی توفیق عطا کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ مومن کی قربانی اس بیج کی طرح ہوتی ہے جو پھولتا پھلتا اور بار بار پھل لاتا ہے۔ اگر ایک شخص اخلاص کے ساتھ تحریکِ جدید میں حصہ لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ اسے قبول کر لیتا ہے تو اس کا نتیجہ یہ ہونا چاہیئے کہ آئندہ اسے پہلے کی نسبت زیادہ قربانیاں کرنے کی توفیق ملے۔"

آیئے ہم پہلے سے بڑھ چڑھ کر قربانیاں کر کے اپنے دلوں کو اس نورِ یقین سے منور کریں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری اب تک کی گئی قربانیاں قبول ہو چکی ہیں۔

نوجوانوں سے خطاب!

"میں جماعت کے نوجوانوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ تحریک جدید کی اہمیت کو سمجھیں اور خدا تعالیٰ کی طرف سے جو عظیم الشان ذمہ داریاں ان پر عائد ہوتی ہیں ان پر غور کریں۔" (حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گیمبیا

مغربی افریقہ کا ایک نوآزاد ملک

مکرم مولانا چوہدری محمد شریف صاحب سابق مبلغ بلاد عربیہ و گیمبیا

کسی زمانہ میں براعظم افریقہ کے شمال مشرقی اور مغربی حصوں میں بڑی بڑی زبردست مسلمان حکومتیں پائی جاتی تھیں رفتہ رفتہ مسلمان حکومتیں حوادث زمانہ ملوک الطوائفی اور باہمی انشقاق و اختلاف اور اس کے لازمی نتیجہ فقر و فاقہ سے دوچار ہو گئیں۔

سولہویں صدی عیسوی میں پرتگیزوں نے یورپ کا اکثر حصہ اسلامی سلطنت روم (دولت عثمانیہ) کے ماتحت آجانے اور محصور ہو جانے کی وجہ سے اپنے لئے کوئی نئی زمین تلاش کرنی شروع کی۔ اور اس غرض کے لئے سمندر میں اپنی کشتیاں ڈال دیں۔ پھر اہل سپین نے بھی ان کی تقلید کی اور گھومتے گھومتے۔ مرتے۔ ڈوبتے اس جگہ پہنچ گئے جسے آجکل گھانا یا خانا (گولڈ کوسٹ) کہا جاتا ہے اور اس ملک کے ساتھ تجارت شروع کر دی پھر وہاں کے رؤسا کی اجازت سے وہاں اپنی قلعہ نما بندرگاہیں تعمیر کر لیں اور آہستہ آہستہ ان علاقوں پر قبضہ جمانا شروع کر دیا۔

آخری خوش قسمت ملک

اسی طرح ان کے دوسرے یورپین بھائی بند بھی نوآبادیوں کی تلاش میں نکلے اور کوئی ان میں سے جنوبی افریقہ کوئی امریکہ۔ کوئی جزائر شرق الہند (انڈونیشیا) اور کوئی ہندوستان پہنچ گئے۔ انہی ممالک میں سے ایک ملک گیمبیا بھی تھا جو مغربی افریقہ کے شمالی حصہ کا آخری ملک ہے۔ جس کی لمبائی ساڑھے تین سو میل اور چوڑائی ۲۰-۲۵ میل ہے اور شمال و جنوب و مشرق میں سینگال واقعہ ہے اور مغرب میں بحر اطلس (اٹلانٹک)۔ اس ملک میں سترھویں صدی میں پرتگیزوں اور فرانسیسیوں سے لڑائی کر کے انگریزوں نے قبضہ کر لیا

یہ مغربی افریقہ میں سب سے پہلا ملک تھا جس پر انگریزوں نے قبضہ کیا۔ اور اب مغربی افریقہ میں سب سے آخری خوش قسمت ملک ہے جسے فروری ۱۹۶۵ء میں انگریزوں کی ساڑھے تین سو سالہ غلامی سے مکمل آزادی حاصل ہوئی ہے۔

آبادی اور دیگر کوائف

باوجودیکہ اس ملک پر انگریزوں کی حکومت اور تسلط ساڑھے تین سو سال رہا۔ اس ملک کی کبھی مردم شماری نہ ہوئی اور اندازوں سے ہی کام لیا جاتا رہا۔ اکتوبر ۱۹۶۳ء

میں جب اس ملک کو مکمل داخلی آزادی ملی تو مقامی حکومت نے اپریل ۱۹۶۳ء میں باقاعدہ مردم شماری کروائی جس سے معلوم ہوا کہ اس ملک میں ۳۱۰۰۰۰ لوگ رہتے ہیں۔ جن میں سے پانچ سو کے قریب غیر ملکی یورپین اور عرب وغیرہ ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس ملک کا نام اس دریا کے نام پر ہے جس کا نام گیمبیا ہے اور اس کے درمیان میں بہتا ہے اور اسے دو حصوں میں تقسیم کئے ہوئے ہے۔ یہ دریا براعظم افریقہ کے بڑے بڑے دریاؤں میں سے ایک ہے۔ اس کی وسعت کا اندازہ اس سے لگ سکتا ہے۔ کہ سمندر میں گرتے وقت اس کا دہانہ سترہ میل ہے اور تقریباً ڈیڑھ میل گہرا ہے اور کنارہ سمندر سے ڈیڑھ سو میل تک۔ اندرون ملک بڑے بڑے جہاز اس میں آجا سکتے ہیں۔

اس دریا کو گیمبیا میں صرف جہاز کے ذریعہ ہی عبور کیا جا سکتا ہے عام کشتیوں کی مجال نہیں کہ اس کو عبور کر سکیں۔ مگر کچھ بھی اس میں کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ اس لئے جہاز پر سفر کرنا ہی ضروری ہوتا ہے

آب و ہوا اور موسم

گیمبیا میں سال میں چار ماہ بارش ہوتی ہے جس کا اندازہ چالیس اڑتالیس انچ سالانہ ہے۔ پھر آٹھ ماہ موسم خشک رہتا ہے اور کوئی بارش نہیں ہوتی اور سخت گرمی اپنی بہار دکھلاتی ہے۔ اور پانی اس کثرت سے زمین میں ہے کہ دو تین فٹ سے دس پندرہ فٹ تک کھدائی کرنے سے زمین سے پانی نکل آتا ہے۔ اس لئے اس ملک کے لوگوں کو کاشتکاری کے لئے کسی مصنوعی طریقہ سے اپنے کھیتوں کو پانی دینے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

اس ملک کے رہنے والوں کی خوراک۔ چری یا جوار۔ چاول۔ کسابہ (CASSAVA) اور گائے کا گوشت ہیں۔ مونگ پھلی کی کاشت بھی کثرت سے ہوتی ہے۔ لیکن اس کا بیشتر حصہ یورپ کی منڈیوں کو ایکسپورٹ ہوتا ہے۔ اگرچہ اہل گیمبیا خود بھی مونگ پھلی استعمال کرتے ہیں لیکن زرِ مبادلہ آسانی سے حاصل ہو جانے کی وجہ سے عموماً مونگ پھلی۔ کوکونٹ۔ پام آئل برآمد کے کام ہی آتے ہیں اور انہی تین چیزوں کی برآمد کی وجہ سے اہل گیمبیا کو زرِ نقد حاصل ہوتا ہے۔ جس سے وہ دیگر ضروریاتِ زندگی از قسم (لباس و پوشاک وغیرہ) اپنے لئے یورپ سے حاصل کرتے ہیں۔

زراعت کا ابھی تک یہ حال ہے کہ حکومت گیمبیا کی اب یہ کوشش ہے کہ لوگ کاشتکاری کے لئے بیل کے ذریعہ ہل چلانا سیکھیں۔ یہ علاقہ ۱۳ درجہ طول بلد اور ۱۳ درجہ عرض بلد میں واقعہ ہے۔ اور جغرافیائی لحاظ سے سوانا بیلٹ میں ہے۔ یعنی یہاں گھنے جنگل تو نہیں مگر سدا بہار درخت و گھاس پھر بھی کثرت سے ہیں اور نہایت خوشنما منظر پیش کرتے ہیں۔ برسات کے موسم میں اٹھارہ اٹھارہ فٹ لمبا گھاس ہو جاتا ہے۔ جس کو صاف کرنے کے لئے اہل گیمبیا کے پاس ایک ہی مجرب نسخہ ہے کہ گھاس کو آگ لگا دی جائے اور زمین اس سے صاف کر دیا جائے۔

عیسائی پادریوں کی تبلیغی سرگرمیاں

اس ملک میں موجودہ مغربی تعلیم کا انتظام عیسائی پادریوں نے (انگریزی) حکومت گیمبیا کی درخواست پر گزشتہ ایک سو سال سے اپنے ہاتھ میں لیا ہوا تھا اور وہ بھی دارالسلطنت یعنی باتھرسٹ (Bathurst) میں صرف پرائمری تک تعلیم تھی۔ اس سے زیادہ تعلیم حاصل کرنے کے لئے طالب علموں کو سیرالیون اور نائیجیریا میں جانا پڑتا تھا اور جو طالب علم ہوشیار ہوں اور عیسائی ہو جائیں مشن ان کو انگلستان بھی بھیج دیتا تھا۔ اب سارے گیمبیا میں ایک ہی سیکنڈری سکول ہے جسے چند سال قبل پادریوں نے جاری کیا تھا اور گزشتہ دو سال سے حکومتِ گیمبیا نے اسے اپنی تحویل میں لے لیا ہے۔ لیکن اس کا اندرونی نظم و نسق اب بھی پادریوں کے ہاتھ میں ہے۔ حکومت صرف مطلوبہ مالی امداد ہی دیتی ہے۔

آزادی کے بعد

آزادی حاصل کرنے کے بعد حکومتِ گیمبیا نے بھی پرائمری تعلیم کی طرف خاص توجہ دی ہے اور جابجا پرائمری سکول کھولے ہیں۔ ایک خاص سکول مائسے کے اندرونی حصہ میں دوسرے دارالحکومت (جارج ٹاؤن) میں بھی ہے جسے حکومت سیکنڈری سکول بنانا چاہتی ہے۔ دو تین کیتھولک بھی جابجا پرائمری سکول کھول رہے ہیں تاکہ بچوں اور ان کے ذریعہ ان کے والدین کو عیسائی بنایا جائے۔

پرائمری کے اساتذہ مہیا کرنے کے لئے حکومت گیمبیا نے ایک ٹیچرز ٹریننگ سکول بھی چلا رکھا ہے۔ یہ سکول بھی عیسائیوں کے ہاتھ میں ہے۔ مسلمانوں کا بھی ایک (سات سالہ) پرائمری سکول (محمڈن سکول) کے نام سے باتھرسٹ میں جاری ہے لیکن اس کے مقابلہ پر عیسائیوں کے کئی پرائمری سکول باتھرسٹ میں موجود ہیں۔

گیمبیا میں اندازاً ۷۵ فیصدی میسنڈیگو (Nandings) قبیلہ کے لوگ آباد ہیں۔ اور پندرہ بیس فیصدی ولف۔ بقیہ آبادی دیگر قبائل پر مشتمل ہے اور ہر قبیلہ کی زبان علیحدہ ہے۔ چونکہ یہ دونوں قبائل سینگال (Senegal) میں بھی کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ اس لئے اس لحاظ سے بھی سینگال کے ساتھ گیمبیا کا خاص تعلق ہے اور مذہبی لحاظ سے اس ملک میں مسلمان عیسائی اور لامذہب لوگ رہتے ہیں۔

یورپین سیاست

گزشتہ جنگ عظیم کے بعد سے یورپین اقوام کی یہ سیاست ہے کہ جو ممالک ان سے آزادی حاصل کریں۔ ان میں عیسائی حکومتیں قائم ہوں۔ خواہ ان ممالک کی اکثریت عیسائی ہو یا نہ ہو۔ چنانچہ نائیجیریا۔ گھانا۔ سینگال۔ سیرالیون ممالک اس بات پر شاہد ہیں کہ وہاں سربراہ حکومت (ہیڈ آف دی سٹیٹ) عیسائیوں کو ہی بنایا گیا۔

اسی طرح جب گیمبیا کو آزادی ملی تو وزیراعظم عیسائی تھے اور گورنر جنرل انگریز۔ مگر خدا کے فضل سے عیسائی وزیراعظم مکمل آزادی وغیرہ حاصل کرنے کے بعد گزشتہ سال مسلمان ہو گئے۔ اور انگریز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گورنر جنرل (غیر ملکی) کی جگہ اب یکم فروری ۱۹۶۶ء سے
گیمبین احمدی مسلمان — الحاج سنگھاٹے
(ALHAJ. F. M. SINGHATEY)
قائمقام گورنر جنرل مقرر ہوئے ہیں۔ جو ملک بھر میں مقبولیت
و محبت سے دیکھے جاتے ہیں۔ اللہ کرے ان کا یہ
تقرر گیمبیا کے مسلمانوں اور باقی تمام عالم اسلام کے لئے ہر
لحاظ سے مفید و بابرکت ہو اور افریقہ کے دوسرے ممالک
میں بھی اسلام اور مسلمانوں کو خاص شان و شوکت حاصل ہو
آمین۔

ماہنامے کا چندہ

۵ آپ نے اکثر سوچا ہوگا کہ آپ بھی کسی نہ کسی طرح
ماہنامہ تحریک جدید کی مدد فرمائیں۔

۵ ہمارے خیال میں اگر آپ کو پرچہ باقاعدگی سے
مل رہا ہے اور آپ نے ابھی تک اس کا چندہ ادا نہیں
کیا تو سب سے پہلی مدد جو آپ ہماری کر سکتے ہیں وہ
یہی ہے کہ آپ اس کا سالانہ چندہ ادا کر دیں۔

(مینیجنگ ایڈیٹر)

ماہنامہ تحریک جدید میں
اشتہار دیکر
اپنی تجارت کو فروغ دیں

جدائی —!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دینِ اسلام کی ترقی کی
راہ ہموار کر گیا ہے تُو
زندگی کی نئی امنگوں سے
دلِ مومن کو بھر گیا ہے تو
تیری ہر بات یاد آئیگی
روح میں یوں اُتر گیا ہے تُو
آنکھ ڈھونڈیگی اور نہ پائیگی
کون جانے کدھر گیا ہے تُو
دل ہی دل میں نسیم کہتا ہے
کچھ تو اِس دل کو کر گیا ہے تُو

نسیم سیفی

شذرات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۵- ایمان و عمل

— ایک انٹرویو

ڈیلی ٹیلیگراف لنڈن کے حوالہ سے "مسلم ورلڈ" نے اپنے جنوری ۱۹۶۶ء کے شمارہ میں لکھا ہے کہ:-

"اس سے ظاہر ہے کہ امریکہ کے بادن فی صد پروٹسٹنٹ اور ستاون فی صد کیتھولک کا اس بات پر ایمان ہے کہ نجات حاصل کرنے کے لئے دوسروں کا بھلا کرنا ازبس ضروری ہے۔ پچپن فیصد پروٹسٹنٹ اور چون فیصد رومن کیتھولک کا خیال ہے کہ دعا اشد ضروری ہے۔

یہ اعداد و شمار ۱۹۸۷ افراد کا انٹرویو لیکر معلوم کئے گئے ہیں۔ اس انٹرویو کا انتظام کیلیفورنیا یونیورسٹی نے کیا تھا اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ بہت کم لوگ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ شیطان کے وجود کا نظریہ حقیقت رکھتا ہے اور بہت ہی کم ایسے عیسائی ہیں جو سمجھتے ہیں کہ شراب نوشی ان کی نجات کے حصول میں حائل ہو سکتی ہے۔"

اس انٹرویو سے حاصل کردہ نتائج نہ صرف موجودہ زمانہ میں عیسائیت کی منہ بولتی تصویر ہے اور اس بات کا ثبوت کہ اب ادیانِ باطلہ ریت کی گرتی ہوئی دیوار سے کچھ زیادہ حیثیت نہیں رکھتے بلکہ اس انٹرویو سے یہ بات بھی روزِ روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ

(۱) محض کسی واقعہ پر (جیسے واقعہ صلیب) یا کسی بات کو حقیقت سمجھ کر اس پر ایمان لے آنے سے ہی نجات ممکن نہیں ہے بلکہ نیک اعمال بھی اشد ضروری ہیں اور حقیقت تو یہ ہے کہ نیک اعمال کے بغیر ایمان کچھ حیثیت ہی نہیں رکھتا۔ اگر ایمان کا دعوے تو کیا جائے لیکن اس کے ساتھ نیک اعمال نہ بجالائے جائیں تو اس سے صاف ظاہر ہوگا کہ ایمان کا دعویٰ بھی کھوکھلا اور بے معنی ہے۔

(۲) دعا انسانی فطرت کی آواز ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرانے کا بہترین ذریعہ۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان خواہ کسی مقام پر بھی کیوں نہ پہنچ جائے دنیاوی آسائش کی ہر قسم کی سہولتیں بھی اسے کیوں نہ میسر آ جائیں اسے اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنا ہی پڑتا ہے۔ اور اس کی بھلائی اسی میں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے دروازہ پر ہمیشہ جھکا ہی رہے۔

(۳) یہ کہنا کہ شراب خوری نجات کے حصول میں حائل نہیں ہے۔ اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ لوگ نجات کے صحیح مفہوم ہی سے کورے ہیں اور اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ اصل بات نجات نہیں فلاح ہے۔ جن مذاہب نے نجات پر زور دیا ہے انہوں نے اپنے بہترین ایام میں یہ تو ضرور کیا ہے کہ انسانوں کو گناہ سے دور رکھا ہے لیکن محض گناہ سے دور رہنا کوئی بات نہیں۔ اس سے آگے بڑھنے کی ضرورت ہے یعنی نیکی کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی شخص جھوٹ نہیں بولتا تو یہ بات بے شک اپنی ذات میں اچھی ہے لیکن اگر وہ سچ بھی نہیں بولتا اور خاموش ہی رہتا ہے تو یقیناً نیکی سے محروم رہا جا رہا ہے اسی لئے اسلام نے فلاح کے حصول پر زور دیا ہے نہ کہ نجات پر۔

○ سن ہجری شمسی

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا وجود باجود دنیا کے لئے ایک رحمت بنکر آیا تھا حضور کا مصلح موعود ہونا ہی اس بات کا ثبوت تھا کہ دنیا میں ایک ظاہر رنگ کی اصلاح کی ضرورت ہے اور وہ اصلاح اس بابرکت وجود کے ذریعہ ظہور میں آئیگی

اس موضوع پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ آج ہم ایک ایسی اصلاح کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں جسے اب مسلمان حکومتیں بھی شدت کے ساتھ محسوس کرنے لگی ہیں لیکن انہیں سمجھ نہیں آتا کہ صحیح راستہ کونسا ہے چنانچہ جو وہ راستہ اختیار کرتی ہیں اس سے غیر مذاہب کے ہاتھ مضبوط ہونے لگتے ہیں۔

گزشتہ سال اگست کے مہینہ میں تیونس کی اسمبلی نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ آئندہ سے تقویم ہجری کو دفتری کاموں میں استعمال نہ کیا جائے اور دفتری کاغذات پر یہ سن نہ لکھا جایا کرے بلکہ اس کی جگہ عیسوی سن جسے (Gregorian calendar) کہتے ہیں وہی استعمال کیا جائے

"مسلم ورلڈ" (عیسائیوں کا امریکہ سے شائع ہونے والا ایک رسالہ) اس سلسلہ میں لکھتا ہے کہ اسلام کو جس رنگ میں دیکھنا (Secular) بتایا جا رہا ہے اس کی ایک مثال ہجری تقویم کو خیرباد کہنا ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے آج سے ایک لمبا عرصہ پہلے اس امر کو بھانپ لیا تھا کہ بعض امور ایسے ہیں جن کے لئے ہجری تقویم کی بجائے کسی اور تقویم کا ہونا ازبس ضروری ہے۔ چنانچہ حضور نے ہجری شمسی تقویم کا آغاز فرمایا۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ حکومتی کاغذات میں اور خصوصاً ایسی صورت میں دنیا کی دوسری حکومتوں سے خط و کتابت کرنے میں ہجری تقویم ضروریات کو پورا نہیں کرتی لیکن اس کا یہ حل ہرگز نہیں کہ اس کی جگہ عیسوی تقویم کو اپنا لیا جائے۔ ضرورت تو اس بات کی ہے کہ اسلام سے وابستہ شمسی تقویم کا انتظام کیا جائے اور یہی حضرت مصلح موعودؓ نے کیا تھا یعنی ہجری شمسی تقویم۔ یہ ایک ایسی اصلاح ہے جس کے لئے آئندہ زمانوں میں مسلمان حکومتیں حضورؓ کو خراج عقیدت پیش کرنے پر اپنے آپکو مجبور پائیں گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

○ ایک مذہبی چیلنج ——

نہیں آپ حیران نہ ہوں یہ چیلنج ہماری طرف سے نہیں ہے بلکہ یہ چیلنج ایک عیسائی بشپ کی طرف سے ہے اور ہے بھی عیسائیت کے نام پر بشپ جیمس پائک (James pike) نے حال ہی میں ایک کتاب لکھی ہے جس کے متعلق لنڈن کے اخبار ڈیلی ایکسپریس کے نامہ نگار رچرڈ (Richard Kilcan) کا بیان ہے کہ اس کتاب کے ذریعہ عیسائیت کے روائتی اعتقادات کو ایک زبردست دھکا لگا ہے۔ کیونکہ اس کتاب میں بشپ پائک نے کھل کر یہ بات کہی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام محض ایک انسان تھے بالکل ویسے ہی جیسے ہم اور آپ انسان ہیں۔

اس کتاب کا نام ہے "یہ خزانہ کیا ہے؟"

(what is this Treasure)

ان کے خیال میں عیسائیوں کا یہ عقیدہ کہ مسیح بن باپ پیدا ہوئے تھے اس لئے گھڑا گیا کہ تا وہ بھی اس زمانہ کے دیوی دیوتاؤں کی طرح اپنی پیدائش کو عجب کے رنگ میں پیش کر سکیں۔ چونکہ سمجھا یہ جاتا ہے کہ دیوتاؤں کی پیدائش کسی عجیب ہی طریق پر ہونی چاہیئے۔ اس لئے عیسائیوں نے مسیح کو بن باپ پیدا ہونے والی شخصیت کے رنگ میں پیش کیا۔

کالم نگار نے اپنے تبصرہ کا عنوان ایک مذہبی چیلنج رکھا ہے اور فی الحقیقت یہ ہے بھی ایک مذہبی چیلنج۔

ساؤتھ ورک (South wark) کے بشپ نے اس کتاب کے متعلق اپنے خیال کا یوں اظہار کیا ہے۔

"بشپ پائک کو تو صرف اس بات سے غرض ہے کہ وہ عیسائی عقائد کو ایسے رنگ میں پیش کریں کہ ان میں فی زمانہ کوئی معقولیت بھی نظر آئے۔ ان کی تشریحات روائتی عقائد رکھنے والوں کو اچھی لگیں یا بری۔ اس سے انہیں کوئی غرض نہیں اور یہ ان کی "تنظیم" کا کام ہے کہ وہ فیصلہ کرے کہ یہ خیالات روائتی عقائد سے کس حد تک مطابقت رکھتے ہیں۔ جہاں تک میرا تعلق ہے۔ میں تو مذہب کو روایتی تشریحات کے مطابق ہی پیش کرنے پر قناعت کرتا ہوں۔"

ڈیلی میلیگراف کے نامہ نگار پیٹر سمیل (Peter Smithe) نے اس کتاب کے متعلق لکھا ہے کہ اس پر تبصرہ کرنے والوں نے اسے ایک بم سے تشبیہ دی ہے۔

اور اس میں کیا شک ہے کہ اگر عیسائیوں پر یہ ثابت ہو جائے کہ یسوع مسیح خدا یا خدا کے بیٹے نہیں تھے بلکہ ایک انسان تھے تو عیسائیت پیوند ہی تو گر جاتا ہے۔ اور یہ کوٹھا سارے کا سارا دھڑام سے زمین پر آگرتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کی خبریں

— مرتبہ :- قاضی نعیم الدین احمد صاحب —

— ۵ جرمنی — عید الفطر کی اہم تقریب پر محکمہ ٹیلی ویژن کی ایک ٹیم احمدیہ مشن ہمبرگ میں عید کی تقریب کو فلمانے کے لئے آئی۔ یہ فلم ایک نہایت اہم پروگرام میں نشر کرنے کے لئے لی گئی۔ یہ خاص پروگرام جمعہ کی شام کو ہفتہ میں ایک بار جرمن ٹیلی ویژن پر دکھایا جاتا ہے۔ نماز اور خطبہ کے متعدد نظارے انہوں نے فلم میں شامل کئے۔ ٹیم کے انچارج نے چوہدری عبداللطیف صاحب مبلغ انچارج کا انٹرویو لیا جس میں یہ بتایا کہ اسلام امن و رواداری اور صلح و آشتی کا مذہب ہے۔

— ۵ جرمنی ہمبرگ یونیورسٹی کے طلباء نے ایک سیمینار (seminar) منعقد کیا۔ جس کی صدارت اہم جرمن اخبار Sonntagsblatt کے چیف ایڈیٹر (Dr Sukower) نے کی۔ اس میں چوہدری عبداللطیف صاحب مبلغ انچارج جرمنی نے بھی شرکت کی۔ اور تاشقند کانفرنس کے نتائج پر سیر حاصل بحث کرتے ہوئے اس بات کو واضح کیا کہ پاکستان اور ہندوستان کے درمیان پائدار امن صرف اس صورت میں کہ کشمیر کا فیصلہ استصواب رائے کے ذریعہ عمل لانے کے لئے پوری جدوجہد کی جائے۔ مکرم چوہدری صاحب نے پاکستان کے موقف کی پوری پوری اور صحیح نمائندگی کی

— ۵ ہالینڈ — ہمارے مبلغ انچارج حافظ قدرت اللہ صاحب نے تبلیغی اور تربیتی اغراض کے لئے ہالینڈ کے چار بڑے شہروں Rotterdam، Amsterdam، Amersfoort اور Tilburg کا دورہ کیا اور مختلف لوگوں سے ملاقاتیں کیں۔ جنہیں اسلام اور احمدیت سے متعارف کیا گیا۔ ٹیلی ویژن کی ایک ٹیم نے ذبیحہ کے بارے میں ہماری مسجد میں آکر ایک انٹرویو لیا۔ ایڈورٹائزری کونسل کے اجلاس میں ذبیحہ کے بارے میں مکرم حافظ صاحب نے اسلام کی نمائندگی کی۔

— ۵ نیویارک (سوئٹزرلینڈ) یونیورسٹی کے طلبہ کی ایک پارٹی Prof Dr. Wildberger کی قیادت میں بڑی تعداد میں مشن ہاؤس آئی۔ طلبہ کے ساتھ سوال و جواب کا سلسلہ تقریباً ۲ گھنٹے جاری رہا طلبا نے ۵۰/۷۸ Fr. کی اسلامی کتب بھی اس موقعہ پر خریدیں۔ اکثر نے دوبارہ مشن ہاؤس آنے کی خواہش کا اظہار کیا اور وزیٹرز بک میں اپنے مکمل پتے بھی تحریر کئے۔ طلبہ کی تعداد اس قدر زیادہ تھی کہ مشن ہاؤس کا کمرہ زائرین کے ناکافی ثابت ہوا۔

— ۵ نیویارک (سوئٹزرلینڈ) — مسٹر الیاس سوبد (Mr. Elyas Sobid) مشن ہاؤس میں تشریف لائے۔ آپ روسی نژاد ہیں لیکن میونک میں ایک امریکن ادارہ سے منسلک ہیں اور یورپ میں اسلام کے موضوع پر ایک کتاب تصنیف کرنے میں مشغول ہیں آپ نے اپنی کتاب کے لئے ہمارا لٹریچر لیا۔ اور اپنی کتاب کے لئے

نائیجیریا میں تبلیغ اسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۳ فروری ۱۹۶۹ء کو ریڈیو نائیجیریا پر تقریر کرتے ہوئے احمدیہ مشن نائیجیریا کے سیکرٹری صاحب مسٹر اے آر اے اوٹولے (M.A.R.A. OTULE) نے اپنے مشن کی گزشتہ شش ماہی کی رپورٹ پیش کی آپ نے قرآن کریم کی تلاوت کے بعد اپنے سامعین کو بتایا کہ احمدیہ جماعت کے دو نوجوان جو اپنا اکثر و بیشتر وقت تبلیغی مساعی میں صرف کرتے ہیں۔ عربی زبان کی مزید تعلیم کے لئے مصر روانہ ہو رہے ہیں۔ یہ نوجوان مسٹر عبدالرشید ترمیانگ (Mr. A.R. Tramiang) اور مسٹر بی او سے (Mr. B. Osae) ہیں۔ مسٹر ترمیانگ آج سے تین چار سال قبل غانا سے نائیجیریا تشریف لائے تھے۔ آپ کا مقصد تبلیغی کام کے لئے ٹریننگ حاصل کرنا تھا۔ چنانچہ آپ نے کچھ عرصہ مشن کے ساتھ کام کیا اور اس کے بعد آزادانہ طور پر تبلیغ کے کام میں مصروف ہو گئے۔ تبلیغ کے دوران انہوں نے (Mr. Tramiang) اور احمدیہ کتب کو خاص طور پر پبلک میں پیش کرتے رہے

تحریک جدید

تحریک جدید کے وعدوں کی وصولی کے لئے خدام الاحمدیہ نے ایک دن مقرر کر کے بھرپور کوشش کی اور انصار اللہ کی مدد کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہیں خوب کامیابی ہوئی۔ سیکرٹری صاحب نے ریڈیو کے ذریعہ سامعین کو تحریک جدید کے متعلق کسی قدر تفصیل سے بتایا کہ یہ وہ تحریک ہے جس کے ذریعہ سے اکناف عالم میں اسلامی تبلیغ کا جال پھیلایا جا چکا ہے اور اسلامی لٹریچر کو ہر فرد واحد تک پہنچانے کی کوشش کی جا رہی ہے،

حضرت المصلح الموعود رضؓ

چونکہ زیر رپورٹ ششماہی میں حضرت مصلح الموعود رضؓ کے وصال کا بھی جانکاہ صدمہ جماعت کو پیش آیا اس لئے مکرم سیکرٹری صاحب نے حضرت مصلح الموعود رضؓ کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے تفصیل کے ساتھ حضور کی زندگی کے رہتی دنیا تک یاد رہنے والے کارناموں کو بھی پیش کیا۔ اس سلسلہ میں آپ نے قرآن کریم کی تفسیر کی اشاعت پر زور دیا۔ کیونکہ درحقیقت قرآن کریم کی صحیح معنوں میں اشاعت ہی ایک ایسا کام ہے جس سے دنیا کی اصلاح اور فلاح وابستہ ہے۔ مکرم سیکرٹری صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے انتخاب کا بھی ذکر کیا

مبلغین کے دورے

تبلیغی مساعی کے سلسلہ میں آپ نے مکرم مولوی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد بشیر صاحب شاد جب پہلی دفعہ نائیجیریا تشریف لے گئے تھے تو آپ نے نائیجیریا کے شمالی علاقے میں تبلیغی فرائض سرانجام دیئے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کی کوششوں کے نتیجہ میں بہت سا لوگ بھی احمدیت میں داخل ہونا شروع ہو گئے تھے آپ کے تجربہ سے نائیجیریا کے دوسرے لوگوں کو بھی مستفید کرنے کے لئے اس دفعہ آپ کو مغربی علاقہ میں متعین کیا گیا ہے چنانچہ وہاں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کی ترقی کی رفتار پہلے سے زیادہ تیز ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں میں اور بھی برکت ڈالے آمین

مسٹر عبد القادر صاحب مصطفےٰ کو آج سے آٹھ دس سال پہلے مشن نے تبلیغی کام کے لئے تربیت دی تھی۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت جوشیلے اور مخلص مبلغ ہیں اور تندہی سے کام کرنے والے ہیں۔ ان کے علاوہ ایک اور مبلغ ہاشم صاحب نے بھی جنہوں نے آج سے تقریباً پندرہ سال قبل اپنی زندگی تبلیغ اسلام کے لئے وقف کی تھی بعض علاقوں کا دورہ کیا۔

حقیقت یہ ہے کہ افریقہ میں تبلیغ کی وسعت کے لئے مبلغین کے دورے از بس ضروری ہیں۔ چنانچہ خدا کے فضل سے ہمارے پاکستانی اور لوکل مبلغین سب کے سب دوروں کی اہمیت کو خوب سمجھتے ہیں۔

مساجد کی تعمیر

مساجد کی تعمیر کے سلسلہ میں سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ آبادان (Ibadan) کانو (Kano) اڈوآنی (Ilorin) اڈوایکیتی (Ado Ekiti) جوس (Jos) اور کفنچان (Kafanchan) میں مساجد زیر تعمیر ہیں۔ کانو کی مسجد اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت خوبصورت اور مضبوط ہے اور امید ہے کہ اسلام اور احمدیت کی ترقی کا ایک مؤثر مرکز ثابت ہوگی۔

ملکی و غیر ملکی اردو انگریزی رسائل

— گھر بیٹھے منگائیے —

نیز دینی اور مذہبی کتب کے علاوہ

○ مرزا غلام احمد علیہ السلام مرتبہ میر داؤد احمد پرنسپل جامعہ احمدیہ۔ قیمت بیس روپے

○ مسلم نوجوانوں کے سنہری کارنامے

قیمت دو روپے

بچوں کیلئے دینی کتب

○ اسلام کی پہلی دوسری تیسری کتاب

مصنفہ مولانا محمد شریف صاحب مبلغ اسلام

قیمت تینوں کتب ڈیڑھ روپیہ صرف ۵۰ پیسے

ان کے علاوہ:-

○ احمدی بچی ۱۹۶۶ء قیمت ۲۱ پیسے۔

○ تعلیم خاتون قیمت ۵ پیسے۔ اخلاق خاتون ۵۰ پیسے

اور قاعدہ یسرنا القرآن (چاک میں) ۷۵ پیسے۔

ہمارے ہاں سے طلب کریں

گرین لینڈ بک ایجنسیز گولبازار ربوہ ضلع جھنگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمدرد نسواں

استقاطِ حمل یا بچوں کا پیدا ہو کر

فوت ہو جانا اس کا مجرب اور

مفید علاج۔

قیمت مکمل کورس تین روپے

— ملنے کا پتہ —

دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

اولاد ایک بہت بڑی نعمت ہے،

حبوب مفید اٹھرا

مرض اٹھرا کا کامیاب اور شافی

علاج ہے

قیمت فی شیشی پانچ روپے

مکمل کورس پندرہ روپے

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

تبلیغی ماہنامہ "الفرقان" ضرور خریدیں

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے تحریر فرمایا کہ

(الف) "رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابلِ قدر رسالہ ہے اور اس قابل ہے کہ اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو کیونکہ اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں اور قرآن کے فضائل اور محاسن پر بہت عمدہ طریق پر بحث کی جاتی ہے"۔

(ب) "مخیر اور مستطیع احمدی اصحاب کو یہ رسالہ نہ صرف زیادہ سے زیادہ تعداد میں خود خریدنا چاہیئے۔ بلکہ اپنی طرف سے نیک دل اور سچائی کی تڑپ رکھنے والے غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب کے نام بھی جاری کرانا چاہیئے"۔ سالانہ چندہ ۶ روپے

منیجر الفرقان ربوہ

ھُوَ الشَّافِی

چند مفید اور مجرب نسخے

"بے بی ٹانک" بچوں کی کمزوری، سوکھا پن، مٹی کھانے کی عادت اور دانت نکالنے کی تکالیف کا کامیاب علاج ۳ روپے

"لیکورین" لیکوریا سیلان الرحم کیلئے اکسیر ہے ۳ روپے

"سپیشل کورس" طاقت کی خاص دوا دس روپے۔

"ری جووی نیٹنگ کورس" سپیشل کورس سے بھی زیادہ طاقتور ۳۰ روپے۔

"پینز کیور" جوڑوں کی درد کا مکمل علاج دس روپے

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

مفید اور مؤثر دوائیں

نور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی صحت اور تندرستی کے لئے مفید ترین سرمہ، آنکھوں کے لئے مفید ترین جڑی بوٹیوں کا جوہر جو آنکھوں کی بہت سی بیماریوں کا علاج ہے۔ بچوں، عورتوں مردوں سب کے لئے مفید۔

قیمت فی شیشی سوا روپیہ

سُرمۂ خورشید

ایک عجوبۂ روزگار سُرمہ

دھند، غبار، خارش، کُکرے، موتیا، پھولا وغیرہ امراضِ چشم کے لئے نہایت اکسیر اور لاجواب سرمہ۔

قیمت پچھتر پیسہ (۷۵ پیسہ)

تریاقِ اٹھرا

اسقاطِ حمل، بچوں کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا، یا کمزور رہنے کے لئے مشہور عالم گولیاں۔

قیمت مکمل کورس ۱۵ روپے

نورِ نظر

اولاد نرینہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی بہترین تجویز۔ مکمل اعلیٰ اجزاء سے تیار کردہ

قیمت مکمل کورس ۲۵ روپے

انگزینا

یہ گولیاں مَنی کو طاقت دیتی، نظامِ ہضم کی اصلاح کرتی ہیں اور مَنی اور یخی اور جوڑوں کے دردوں کو دور کر کے توانائی بحال کرتی ہیں۔

قیمت فی شیشی دو روپے صرف

خورشید یونانی دواخانہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

افروڈور

جرمنی کی ایک نادر دوائی

- ذہنی پریشانی
- کام کو جی نہ چاہنا
- ذہنی کھچاؤ
- چڑچڑا پن
- جسد غصہ آجانا
- ذہنی انتشار
- جلد تھک جانا
- بے حد کمزوری
- مرزانہ بانجھ پن

کیلئے

جرمنی کی بنی ہوئی افروڈور گولیاں بے حد مفید ہیں۔ استعمال کے ایک ہفتہ کے بعد آپ اپنے اندر ایک غیر معمولی طاقت اور تندرستی کا احساس پائیں گے۔ ۵۰ گولیوں کی قیمت ۱۵ روپے علاوہ محصول ڈاک

شفا میڈیکو

سوداگران انگریزی ادویات چوک میو ہسپتال لاہور

فون نمبر ۶۳۶۹۳
۳۲۱۱